سماجی علوم

سماجی اور سیاسی زندگی–II

ساتویں جماعت کے لیے درسی کتاب

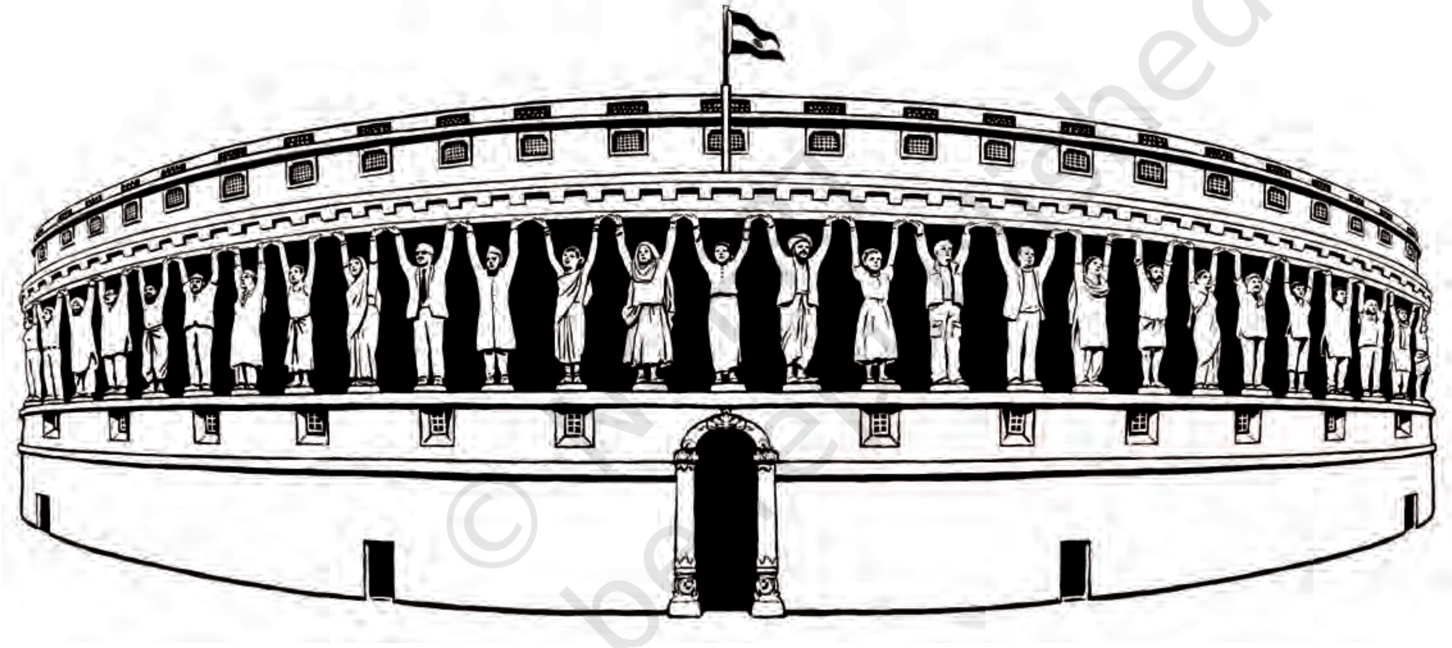

© NCERT not to be republished

جامعہ ملّیہ اسلامیہ

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

2018-19

Samaji Aur Siyasi Zindagi-II
(Social & Political Life-II)
Textbook for Class VII

ISBN 81-7450-767-1

پہلا اردو ایڈیشن

اگست 2007 شراون 1929

دیگر طباعت

فروری 2014 ماگھ 1935

مارچ 2018 پھالگن 1939

PD 5H AUS

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ 2007

قیمت: ₹55.00

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کرکے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
سری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بنگلور - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گوہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	محمد سراج انور
چیف بزنس منیجر	:	گوتم گانگولی
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
ایڈیٹر	:	سیّد پرویز احمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	پرکاش ویر سنگھ

سرورق اور ڈیزائن
اُرجیت سین اسپلیش کمیونیکیشن

تصاویر
اُرجیت سین

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے پشپک پریس پرائویٹ لمیٹڈ، B-3/1، اکلا انڈسٹرل ایریا، دہلی 020 110 میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

© NCERT not to be republished

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ – 2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہوکر، نئی معلومات مرتّب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور اُن سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچیلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایّام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیلِ نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث ومباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ”کمیٹی برائے درسی کتاب“ کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ مشاورتی کمیٹی کے چیئرپرسن پروفیسر ہری واسودیون، اس کتاب کے خصوصی صلاح سردار بالا گوپالن، سینٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹز، سی ایس ڈی ایس، راج پور روڈ، دہلی اور اس کتاب کے صلاح کار اروند سردانا ایکلویہ انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ انوویٹو ایکشن، مدھیہ پردیش کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی

© NCERT not to be republished

فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔پی۔دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔

ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمے داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکرگزار ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے محترم محمد خالد کی شکرگزار ہے۔باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور وفکر کے بعد اور زیادہ کار آمد اور بامعنی بنایا جا سکے۔

نئی دہلی
20 نومبر 2006

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

کمیٹی برائے درسی کتب

چیئر پرسن مشاورتی کمیٹی، درسی کتب برائے سماجی علوم (اعلیٰ پرائمری سطح)

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتا

خصوصی صلاح کار

ساردابالا گوپالن، سینٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹیز، راج پور روڈ، دہلی

صلاح کار

اروند سردانا، ایکلویہ-انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ انوویٹوایکشن، مدھیہ پردیش

اراکین

انجلی مونٹیرو، پروفیسر، ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنس، ممبئی

انجلی نورونھا، ایکلویہ-انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ انوویٹوایکشن، مدھیہ پردیش

انورادھاسین، H-701، سوم وہار، آر۔کے پورم، نئی دہلی

پپتا بھوگ، نرنتر- سینٹر فار جینڈر اینڈ ایجوکیشن، نئی دہلی

کرشنا مینن، ریڈر، لیڈی شری رام کالج، نئی دہلی

لتیکا گپتا، کنسلٹنٹ، ڈی ای ای، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

ایم۔وی۔سری نواسن، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

مالنی گھوش، نرنتر- سینٹر فار جینڈر اینڈ ایجوکیشن، نئی دہلی

میری ای۔جان، ڈائرکٹر، سینٹر فار وومنس ڈیولپمنٹ اسٹڈیز، نئی دہلی

این۔بی۔سروجنی، سما- ریسورس گروپ فار وومین اینڈ ہیلتھ، نئی دہلی

رنگن چکرورتی، A-4/7، گولف گرین اربن کومپلکس، فیز-I، کولکاتا

سنجے دوبے، ریڈر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

شوبھا باجپائی، گورنمنٹ مڈل اسکول، اُدا، ضلع ہردا، مدھیہ پردیش

سکنیّا بوس، ایکلویہ ریسرچ فیلو 66-ایف سیکٹر 8، جسولہ وہار، نئی دہلی

ممبر کوآرڈینیٹر

ملّا۔وی۔ایس۔وی۔پرساد، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

اظہارِ تشکر

یہ کتاب بہت سے افراد اور اداروں کے تعاون سے تیار ہوئی ہے۔ ان میں پونم بترا، پیودت، ایس مہندر اور آدیتہ نگم شامل ہیں جنھوں نے زیادہ اسباق کا مطالعہ کیا اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ اس کے ساتھ ساتھ راجیو بھارگو، کوشک گھوش، انو گپتا، سنیل اور اے۔ وی۔ رمانی نے مختلف انداز فکر پر بحث کی اور کچھ مخصوص اسباق پر رائے زنی کی۔ وی۔ گپتا نے تمام اسباق کے مطالعے کے لیے رضامندی دے کر مہربانی کی۔ اور ان کے جامع تبصروں نے اس کتاب کو حقیقی طور پر مالامال کیا ہے۔ انجلی مونشیرو اور ایس۔ شنکر نے مختلف مرحلوں میں میڈیا پر ہمارے ساتھ تبادلۂ خیال کیا اور خاص طور پر اس سبق کو معنی خیز بنانے میں ہماری مدد کی۔

تلتل بسواس نے ہمارے آخری سبق کے لیے ایک موزوں نظم منتخب کی اور ونے مہاجن نے اسے استعمال کی اجازت دے کر مہربانی فرمائی۔ سنچیرا بسواس اور دیپا بھوگ نے اس نظم کا انگریزی میں ترجمہ کیا اور روی کانت نے اس ترجمے کی تکمیل میں تعاون دیا۔ اسرتی دوہرا بھی آخری مرحلے کی ایڈیٹنگ کرنے کے لیے تیار ہوگئیں۔ بغیر اس بات کا احساس کیے کہ انھوں نے کتنے سارے کام کی ذمے داری لے لی ہے اور ہم ان کے دیے گئے وقت اور محتاط ایڈیٹنگ کے لیے شکر گزار ہیں۔ چھٹی جماعت کی کتاب کی طرح اس کتاب میں بھی ایلکس جارج نے اپنی فکر، بصیرت اور معلومات سے ہمارا تعاون کیا۔ اروشی بوٹالیا نے خوش دلی کے ساتھ اپنا وقت دیا اور ایڈیٹر کی خدمات انجام دیتی رہیں اور اس طرح ان کی گراں قدر ادراک سے اس نصاب کو یقینی طور پر فائدہ حاصل ہوا۔

ہم زُبان (Zubaan) کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے اپنی کتاب Poster Women: A Visual History of the Women's Movements in India. سے ہمیں پوسٹر کی تصاویر استعمال کرنے کی اجازت دی۔ ہم اس موقع پر تری مورتی فلمس پرائیویٹ لمیٹڈ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی فلم دیوار کی کلپ استعمال کرنے کی اجازت دی۔ پارٹنرس فار لا اینڈ ڈیولپمنٹ نے ہمیں ان کی تصویر استعمال کرنے کی اجازت دینے کی مہربانی کی۔ ہم کیندریہ ودھیالیہ II، ہنڈن، غازی آباد کے پرنسپل، اساتذہ کرام اور VI-B کے طلبا کے بھی شکر گزار ہیں جو کہ نہ صرف بخوشی وال پیپر اور کولاج تیار کرنے کے لیے رضامند ہوئے بلکہ ان تصاویر کو اس کتاب میں استعمال کرنے کی اجازت بھی دی۔ ہم یوگندر ایس راجپوت، پی آر او، شمالی ریلوے اور National Centre for Promotion of Employment for Disabled People (NCPEDP) کے عوامی اشتہارات کے لیے متشکر ہیں۔ SARAI کے ایم۔ قریشی نے ہماری اس وقت پر مدد فرمائی جب ان کی مدد درکار تھی۔ اور ہم اس کے لیے ان کے ممنون ہیں۔

اس کتاب میں جتنی بھی تصاویر استعمال کی گئی ہیں وہ مختلف ذرائع سے حاصل کی گئی ہیں اور ہم تہہ دل سے ان سبھی اداروں اور افراد کے ممنون ہیں۔ سینٹر فار سائنس اینڈ انیوائرنمنٹ (CSE) نے اپنی تصاویر انل اور امت شنکر نے اپنے بیش قیمتی وقت سے بہت فیاضی کے ساتھ تعاون کیا۔ آوٹ لک Out Look میگزین نے اپنے آرکائیوز سے تصاویر فراہم کیں۔ شیبا چاچی نے تحریک نسواں پر تصویری کہانیوں کے لیے اپنی تصاویر مہیا کرائیں۔ سلیل چترویدی اور شاہد داتا والا نے موزوں تصاویر فراہم کرنے میں ہماری مدد کی۔ مہیش بسادیا نے ہمیں تاوا تمیا سنگھ (TMS) کی تصاویر فراہم کیں۔ دیواس کے مہلا بال وکاس کے شعبہ نے آنگن واڑی کی تصاویر مہیا کرائیں۔ ہرش من رائے اور باجی راؤ پوار نے اپنی تصاویر اور بوقت ضرورت نئی تصویروں سے ہمارا تعاون کیا۔ ایم۔ وی۔ سری نواسن نے اِروڈ سے لی گئیں تصاویر کو مربوط کرنے میں تعاون دیا۔ دیوا جیوتی دتّہ نے ایڈورٹائزنگ کے سبق میں استعمال کیے گئے اشتہارات کی تخلیق کی۔ صحت کے عنوان پر بنائی گئی کولاج کو استعمال کرنے کی اجازت دینے پر ہم نودانیا کے بھی شکر گزار ہیں۔ سرادا بالگوپالن نے بھی اس کتاب میں استعمال کی گئی بعض تصاویر کو کھینچنے میں ہماری مدد کی۔

ارجیت سین اور سلیل چترویدی نے تصویریں بنانے اور کتاب کے ڈیزائنر کی حیثیت سے جس جذبے کا مظاہرہ کیا ہے اس کا مشاہدہ ہر صفحہ پر کیا جاسکتا ہے اور ہم ان کے اس کام کے لیے ممنونیت کا اظہار کرتے ہیں۔

ایکلویہ (Eklavya) نے اس کتاب کے ہندی ترجمے میں کلیدی رول ادا کیا اور خاص طور پر ہم رشمی پالیوال کے اس پورے عمل میں نگرانی کرنے اور تلتل بسواس کے اس میں تعاون دینے کے لیے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

بہت سے اداروں نے اس کتاب کے لیے نہ صرف ہماری فکر کو سمجھنے میں بلکہ متعدد طریقوں سے اس کتاب کی تیاری میں عملی طور پر مدد کر کے اہم رول ادا کیا ہے خاص طور پر سینٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹیز (CSDS)، ایکلویہ، نیرنتر، سینٹر فار وومنس ڈیولپمنٹ اسٹڈیز (CWDS) اور سما نے فراخ دلی سے اس میں معاونت کی۔

© NCERT not to be republished

اساتذہ کے لیے نوٹ

علم شہریت اور سماجی اور سیاسی زندگی کے درمیان بہت واضح فرق ہے۔ نہ صرف اس میں محیط عنوانات کی بنا پر بلکہ ہر مضمون کی متن تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے بھی۔ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس تعارف میں سیاسی اور سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سماجی اور سیاسی زندگی کیا ہے؟

سماجی اور سیاسی زندگی (SPL) Soical and Political life مڈل اسکول میں سماجی سائنس کا ایک نیا مضمون ہے جس نے کہ اس سے قبل کے مضمون علم شہریت کی جگہ لے لی ہے 'قومی درسیات کا خاکہ — 2005' اس بات کی پرزور وکالت کرتا ہے کہ علم شہریت کو ختم کرکے حکومت اداروں اور ان کے فرائض پر نئے مضمون میں روشنی ڈالی جائے جو کہ علم شہریت کی جگہ لے گا۔ SPL جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ ہم عصر ہندوستان کے سماجی، سیاسی اور معاشی زندگی سے متعلق موضوعات پر مرتکز کرتا ہے۔

SPL کون سا معلمانہ انداز اپناتا ہے؟

SPL میں حقیقی زندگی کے حالات کا تذکرہ اس کو علم شہریت سے واضح طور پر الگ کرتا ہے۔ SPL ان حقیقی صورت حال کو 'تصورات' (Concepts) کی تعلیم بہترین انداز ے سیکھتے ہیں۔ اس میں ایسے مواد کا استعمال کیا جاتا ہے جو مڈل اسکول کے بچے خاندانی اور سماجی مسائل کی سمجھ لے کر اسکول آتے ہیں۔ SPL طلبا میں ان معاملات کو ہندوستان کے آئین کے اصول کو ذہن میں رکھ کر تنقیدی طور پر سمجھنے اور ان کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت کو ابھارتا ہے۔

یہ معلمانہ انداز کسی تصور کو تعریفوں کی مدد سے سمجھانے سے احتراز کرتا ہے۔ اس کے بجائے تصورات کی وضاحت کے لیے اس میں کیس اسٹڈی اور کہانیوں کا استعمال کیا جاتا ہے کہانیوں میں موجود تصورات کو درمیان متن اور متن کے آخر میں سوالات کے ذریعے مزید واضح کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد طالب علم کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ تصورات اور خیال کو اپنے خود کے تجربات سے سمجھ سکیں اور اپنے الفاظ میں بیان کرسکیں۔

اکثر اس کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ پوچھے گئے سوالات کا ایک ہی 'صحیح' جواب ہوسکتا ہے اور ایک غلط جواب ہے۔ اساتذہ کو خود ایک پیمانہ

SPLمیں استعمال کی گئی کہانیاں اور کیس اسٹڈیز دیہی اور شہری مثالوں کا مرکب ھیں۔

اپنانا چاہیے جس سے وہ سمجھ سکیں کہ خواہ موضوع بحث تصور پر پوچھے گئے سوالات پر طالب علم کے جوابات ان کی سمجھ کو بہتر طور سے منعکس کرتے ہیں۔

یہ مانا جاتا ہے کہ مقامی حقائق پر متعلقہ تصورات کے نفاذ اور سمجھ کے ذریعے بچے بہترین طریقے سے سیکھ سکتے ہیں۔ کیا ایک 'قومی' درسی کتاب مناسب طور پر بہت سے 'مقامی' حالات کو منعکس کرسکتی ہے جو قوم کی تشکیل کرتے ہیں۔

SPL ان عالمانہ اصول پر کام کرتی ہے کہ طلبا تصورات کے تجرباتی سمجھ کی مدد سے بہتر سیکھ سکتے ہیں۔ تو اس وقت ایک تضاد سامنے آتا ہے جب ایک قومی سطح کی درسی کتاب لکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کیونکہ ایک قومی درسی کتاب نہ تو تمام مختلف مقامات کے مختلف پہلوؤں کو موزوں طور سے پیش کرسکتی ہے اور نہ ہی بچے کا سماج تہذیبی پس منظر مقرر کرسکتا ہے جو کہ اس کتاب کا مقصد ہے۔ لہٰذا SPL میں استعمال کی گئی اسٹڈی اور کہانیاں دیہی اور شہری مثالوں کا مرکب ہیں۔ جو سیکھنے والوں کے لیے آسانی سے قابل امتیاز نہیں ہے۔

© NCERT not to be republished

پہلی نظر میں کچھ لوگوں کو بظاہر ایسا محسوس ہوسکتا ہے کہ علم شہریت کی بالمقابل SPL کا 'حقیقی' مثالوں پر زور آئین کے اصول کی تردید کرتا ہے۔ تاہم علم شہریت کی درسی کتاب کی تنقیدی تحقیق کے جواب میں ایک تکنیک کی حیثیت سے SPL میں استعمال کیا گیا ہے جس میں ہمیشہ صرف مثالی تصور پر بحث کی جاتی تھی اور حقیقی حالات پر شاذ و نادر ہی غور و خوص ہوتا تھا جو کہ بہت مختلف ہوتے تھے۔ چونکہ طالب علم ان حقیقتوں سے پہلے سے ہی واقف ہے ان پر بحث سے پہلو تہی کر کے سماجی اور سیاسی تصورات کو سکھانے کا عمل صرف ناصحانہ اور بے ربط بن کر رہ جائے گا۔ اس کے بجائے SPL اس مضبوط بیداری کا استعمال طلبا کو دستور اساسی کے استحقاق اور اس میں شامل اقدار کی اہمیت کو سمجھنے اور قبول کرنے کے لیے کرتی ہے۔ مزید براں، یہ انداز طلبا کو ان اقدار کی تکمیل کے لیے عوام کی جدو جہد کے رول کو سمجھنے کے قابل بناتا ہے۔

کن مسائل کو ساتویں جماعت کی درسی کتاب میں شامل کیا گیا ہے؟

ساتویں جماعت کی کتاب کا مرکزی خیال مساوات کا وہ فیصلہ کن رول ہے جو وہ ہندوستانی جمہوریت میں ادا کرتی ہے۔ اس مرکزی خیال کو ایک اکائی کی حیثیت سے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کتاب میں 4 اور اکائیاں بھی ہیں۔ ان میں صحت اور صوبائی حکومت۔ جنس، میڈیا اور ایڈورٹائزنگ اور بازار شامل ہیں۔ ہر اکائی میں دو متواتر اسباق ہیں سوائے پہلی اکائی کے جس میں پہلا باب اور کتاب کا آخری باب ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

SPL کے متن خاص طور پر طبقات کے نام لیے گئے ہیں مثلاً۔ دلت، مسلم، غریب وغیرہ۔ SPL اساتذہ سے توقع کرتی ہے کہ تمام طلبا کے وقار کو بحال رکھتے ہوئے وہ اپنی مکمل ذمے داریوں کے ساتھ اس کام کو انجام دیں گے۔

متن کو پڑھانے کے اہم کام کے ساتھ ساتھ SPL اپنے استاد سے کلاس روم میں کس فیصلہ کن رول کی توقع کرتا ہے؟

SPL مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر استاد سے کلاس روم میں بہت اہم رول کی توقع کرتا ہے۔ پہلا، SPL کے متن میں خاص طور پر طبقات کے نام لیے گئے ہیں (مثلاً: دلت، مسلم، غریب وغیرہ) ایسے مختلف زیر بحث مسئلوں میں کلاس روم میں غیر اطمینانی کی کیفیت پیدا ہوسکتی ہے۔ جس میں کہ مختلف سماجی تہذیبی اور (غالباً) معاشی پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبا ہوں گے۔ ہم استاد سے توقع رکھتے ہیں کہ ایسے مواد کو بتاتے وقت اسکول اور کلاس روم کے طلبا کے وقار کی عزت کرتے ہوئے وہ احساس اور مضبوط ذمے داری کے ساتھ اپنا رول ادا کرے گا۔ دوسرا اس 'قومی' متن میں مقامی چیزوں کو شامل کرنے کی محدود صلاحیت کو نظر میں ہم استاد سے دور اندیشی کی توقع رکھتے ہیں کہ وہ کسی تصور کی بحث کے دوران مقامی مثالوں کو جوڑنے کا اہم رول ادا کرے گا بشرطیکہ کتاب کے مصنفین کا مقصد منشا کے اعتبار سے ہر تصور کی مثال منطقی طور پر اور سمجھ کے لحاظ سے صحیح ہو۔

SPL کس طرح طالب علم کو آئین میں مذکور اقدار کو ذہن نشین کرانے میں مدد کرتا ہے؟

© NCERT not to be republished

ساتویں جماعت کی کتاب میں منتخب مسائل کی وضاحت کے لیے کن عناصر کا استعمال کیا گیا ہے؟

◆ **اسٹوری بورڈ (Story boards):** چھٹی جماعت کی کتاب (سماجی اور سیاسی زندگی-I) پر تبصرہ کا ایک جزیہ تھا کہ گھڑی ہوئی کہانیاں کہاں شروع اور کہاں ختم ہوئیں۔ ان کو سمجھے اور ان کے اندر چھپے مرکزی خیال کی اساتذہ کو پہچان کرانے کے لیے مزید امداد کی ضرورت ہے اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس کتاب میں اسٹوری بورڈ سے متعارف کرایا گیا ہے تاکہ واضح طور پر یہ اشارہ مل سکے کہ کون سا حصہ گڑھا ہوا ہے اور تصاویر کی مدد سے کہانی کی طرف توجہ مبذول کرانا جو کہ اکثر متن کی لائنوں سے زیادہ معنی خیز ہوتے ہیں۔ اسٹوری بورڈ کے ذریعے اٹھائے گئے مخصوص تصورات کا ساتھ ساتھ متن میں جائزہ لیا گیا ہے۔

◆ **اکائی کے صفحات (Unit Pages):** ہر اکائی کی شروعات اساتذہ کے لیے ایک اکائی کے ساتھ کی گئی ہے۔ تاکہ آنے والے دو اسباق میں اٹھائے گئے اہم نکات کو روشن کیا جاسکے۔

◆ **تحصیلی جانچ پر نوٹ (Note On Evaluation):** چھٹی جماعت کی کتاب کی طرح اس کتاب میں بھی تعریفیں یا تصورات کی ترکیب شامل نہیں ہیں۔ حالانکہ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اساتذہ کے لیے یہ جانچ کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ بچے نے کیا سیکھ لیا ہے۔ ہماری بھی یہ کوشش رہی ہے کہ ہم اساتذہ میں یہ سمجھ پیدا کرسکیں کہ طلبا سے کیا سیکھنے کی توقع کی جارہی ہے اور کس طرح اس کی جانچ کرنی چاہیے۔ اس کتاب میں تحصیلی جانچ کے طریقۂ کار پر ایک مختصر نوٹ بھی ہے جو کہ ہمیں امید ہے کہ بچوں میں رٹ کر سیکھنے کی عادت کے دور لے جانے میں اساتذہ کی کوششوں میں معاون ثابت ہوگی۔

◆ **فرہنگ:** ہر سبق میں فرہنگ کی شمولیت متن میں استعمال کی گئی زبان کو طلبا میں شگفتگی کے ساتھ سمجھنے کے مقصد کے تحت کی گئی ہے۔ فرہنگ کے الفاظ صرف اس خیال، تصور تک محدود نہیں ہیں۔ اور اسے اس توقع کے ساتھ یاد نہ کیا جائے کہ زبانی یاد کرکے وہ کس خیال یا تصور کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوگی۔

◆ **متن کے درمیان اور بعد کے سوالات:** چھٹی جماعت کی کتاب کی طرح اس سال کی کتاب میں بصری مواد اور تجرباتی تجزیہ کا استعمال کرتے ہوئے متن کے درمیان اور آخر میں سوالات شامل کیے گئے ہیں۔ متن کے درمیان دیے گئے سوالات سے یہ جانچا جاسکتا ہے کہ مضمون کو کس حد تک ذہن نشین کرلیا گیا ہے۔ متن کے آخر میں دیے گئے سوالات عام طور پر باب میں اٹھائے گئے اہم نکات کا احاطہ کرتے ہیں اور طالب علم سے انھیں کے الفاظ میں تشریح کرنے کو کہتے ہیں۔

Glossary

Weekly Market: These markets are not daily markets but are to be found at a particular place on one or maybe two days of the week. These markets most often sell everything that a household needs ranging from vegetables to clothes to utensils.

Mall: This is an enclosed shopping space. This is usually a large building with many floors that has shops, restaurants and, at times, even a cinema theatre. These shops most often sell branded products.

Wholesale: This refers to buying and selling in large quantities. Most products, including vegetables, fruits and flowers have special wholesale markets.

Chain of markets: A series of markets that are connected like links in a chain because products pass from one market to another.

Chapter 8: **Markets Around Us** 103

EXERCISES

1. In a democracy why is universal adult franchise important?

2. Re-read the box on Article 15 and state two ways in which this Article addresses inequality?

3. In what ways was Omprakash Valmiki's experience similar to that of the Ansaris?

4. What do you understand by the term "all persons are equal before the law"? Why do you think it is important in a democracy?

5. The Government of India passed the Disabilities Act in 1995. This law states that persons with disabilities have equal rights, and that the government should make possible their full participation in society. The government has to provide free education and integrate children with disabilities into mainstream schools. This law also states that all public places including buildings, schools, etc. should be accessible and provided with ramps.

Look at the photograph and think about the boy who is being carried down the stairs. Do you think the above law is being implemented in his case? What needs to be done to make the building more accessible for him? How would his being carried down the stairs affect his dignity as well as his safety?

© NCERT not to be republished

احتساب پر ایک نوٹ

جس طریقے سے ہم سیکھنے کے عمل کی جانچ کرتے ہیں اس پر ازسرنو غور کرنا ایک مشکل کام ہے۔ مگر یہ اس نئے مضمون کی ضرورت ہے۔ ہمارے تحصیلی جانچ (احتساب) کے نظام نے ایک عرصے سے ان طلبا کو انعام سے نوازا ہے جو کہ حفظ کر لیتے ہیں۔ اسی طریقے نے بہت سے اساتذہ کو کتاب میں جوابات پر نشان لگانے کے لیے غیر ارادی طور پر حوصلہ بخشا اور ایک ایسا ناقص سلسلہ پیدا ہوا جو ایک دوسرے کو مضبوط کرتا تھا۔ یہی وہ نظام ہے جس کو بدلنے کی ضرورت ہے تاکہ اساتذہ اور طالب علم دونوں کو نجات مل سکے۔ جانچ کے اس طریقے کو بدلنے میں اساتذہ اہم رول ادا کریں گے۔ اور یہ نوٹ اسی سمت کی ایک کاوش ہے۔

سوالات کے بارے میں

اساتذہ کو اس بات پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ جانچ کی بنیاد 'نئے' سوالات پر ہو۔ وہ اسی طرح کے ہوں جیسے کہ کتاب میں استعمال کیے گئے ہیں مگر بالکل وہی نہیں۔ طلبا سے ان سوالات کے اپنے الفاظ میں جواب دینے کی توقع کی جائے گی۔ طلبا میں ایسا کر پانے کا اعتماد پیدا کرنا ہوگا۔ لہٰذا زبان کی تصحیح بہت نرمی سے اور موقع شناسی کے ساتھ کی جانی چاہیے۔

اساتذہ کو متعدد اقسام کے سوالات کا خاکہ تیار کرنا ہوگا جو کہ مہارتوں کے ایک بڑے دائرہ کو محیط کرتا ہے۔ ایسے سوالات جن میں معلومات کو صرف زبانی یاد کرنے کی ضرورت ہو کم سے کم ہونے چاہئیں۔ اس کے بجائے ہر سبق خاص تصور یا فکر پر مبنی مختلف قسم کے سوالات کی ضرورت ہے۔ کچھ سوالات بچوں کے اندر استدلال کی صلاحیت پیدا کرنے والے ہو سکتے ہیں؛ مختلف تجربات کا مقابلہ اور موازنہ کرنے کی صلاحیت ابھارنے والے اور دستیاب صورت حال سے نتیجہ اخذ کرنے اور مستقبل کا اندازہ لگانے کی صلاحیت پیدا کرنے والے سوالات بھی ہو سکتے ہیں۔

ان باتوں کو واضح کرنے کے لیے ذیل میں اس کتاب سے چند مثالوں کو اخذ کیا گیا ہے۔

استدلال کی صلاحیت

ان سوالات کا مقصد اس بات کا اندازہ لگانا ہے کہ طالب علم نے کس حد تک سبق میں شامل تصورات وخیالات کو سمجھ لیا ہے اور وہ کس حد تک سبق کے خاص تصور کو اپنے الفاظ میں تفصیل کے ساتھ بیان کر سکتا ہے اور ساتھ ہی ان کو مختلف سیاق وسباق میں استعمال کر سکتا ہے۔ اس کی چند مثالیں یہ ہیں:

آپ اس اصطلاح سے کیا سمجھتے ہیں کہ ''ہر شخص قانون کی نگاہ میں برابر ہے؟'' آپ کے خیال میں جمہوریت میں یہ اہم کیوں ہے؟

کیا آپ ایسے دو طریقے بتا سکتے ہیں جن میں آپ محسوس کرتے ہیں کہ ایڈورٹائزنگ جمہوریت میں برابری کے مسائل پر اثر انداز ہوتی ہے؟

وزیر اعلیٰ اور دوسرے وزرا کے ذریعے لیے گئے فیصلوں پر قانون ساز اسمبلی میں بحث کیوں کرائی جانی چاہیے؟

آپ کے خیال میں آپ کے پڑوس کی دوکان میں سامان کہاں سے آتا ہے؟ پتہ کیجیے اور چند مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے۔

© NCERT not to be republished

مماثلتی اور تفریقی تجربات

ان سوالات میں طلبا کے ذریعے حقیقی حالات کے مابین مماثلث اور موازنہ کرکے متن کے مخصوص تصور کو اخذ کرنے کی صلاحیت ابھرنی چاہیے۔ ان سوالات میں اکثر بچوں کے ذاتی تجربات میں شامل ہوتے ہیں۔ اس کی چند مثالیں پیش ہیں:

اسمبلی کے اندر MLA کے ذریعے کیے جانے والے کام اور سرکاری محکموں کے ذریعے کیے جانے والے کاموں میں کیا فرق ہے؟

سمون بچوں اور نوجوانوں کے نشوونما کے تجربات تمہارے اپنے تجربات سے کس طرح مختلف ہیں۔ کیا ان میں ایسی کوئی قابل ذکر بات ہے جو کہ آپ اپنے نشونما میں اس کی آرزو کرتے ہیں؟

گارمنٹ فیکٹری کے ملازم گارمنٹ ایکسپورٹر اور امریکہ کے ایک دوکان مالک کی فی قمیص آمدنی کا مقابلہ کیجیے۔ آپ کیا نتیجہ نکالتے ہیں؟

آپ اپنے علاقے میں عوامی خدماتِ صحت اور نجی صحت میں کیا فرق پاتے ہیں نیچے دی گئی جدول کا استعمال کرتے ہوئے ان کے بارے میں لکھیے۔

سہولیات	خدمات کے اخراجات	خدمات کا حصول
نجی		
عوامی		

حالات سے نتیجہ اخذ کرنا اور استنباط کرنا

جامع کہانیوں کے استعمال کی وجہ سے اس طرح کے سوالات کی SPL میں بہت اہمیت ہے تاکہ طالب علم اس تصور کی تشریح کرسکے اور اپنے تجربات سے مستقل حوالے دے سکے۔ یہی وہ سوالات ہیں جو کہ کہانیوں کو غیر نمایاں مگر بنیادی تصور سے جوڑتے ہیں۔ ان سوالات کے ذریعے طالب علم کی کہانیوں کو سمجھنے اور اس تصور کی وضاحت کی صلاحیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

آپ کے خیال میں اوم پرکاش والمیکی کے ساتھ ان کے استاد نے غیر مساوی سلوک کیوں کیا؟ فرض کیجیے کہ آپ اوم پرکاش والمیکی ہیں اور اگر اوپر بیان کی گئی صورت حال آپ کے ساتھ پیش آتی تو آپ کیسا محسوس کرتے چار لائنوں میں بیان کیجیے۔

کیا ہرمیت اور شونالی یہ کہنے میں حق بجانب تھیں کہ ہرمیت کی ماں کام نہیں کرتیں؟

ہندوستان میں اکثر کہا جاتا ہے کہ ہم تمام لوگوں کو طبی سہولیات مہیا کرانے میں ناکام ہیں کیوں کہ حکومت کے پاس اتنی رقم اور سہولیات نہیں ہیں۔ بائیں طرف کا کالم پڑھنے کے بعد کیا آپ کو لگتا ہے کہ حقیقت یہی ہے۔ بحث کیجیے۔

اس برانڈ کو استعمال کرتے وقت یہ اشتہار مجھے کیا احساس کروانا چاہتا ہے۔

© NCERT not to be republished

بصری مواد کی ترجمانی

اس طرح طلبا کو بصری مواد پڑھنے اور ترجمانی کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ لہٰذا تصاویر، جدول اور فلو چارٹ پر مبنی سوالات بھی کیے جانے چاہئیں۔

1 تصویر کو دیکھیے اور خیال کیجیے اس بچے کے بارے میں جسے زینے سے اتارا جا رہا ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اوپر بیان کیا گیا قانون اس معاملے میں نافذ ہو رہا ہے عمارتوں تک اس کو آسانی سے پہنچنے کے قابل بنانے کے لیے ابھی کیا کیا جانا باقی ہے۔ زینے سے اس طرح اتار کر لے جانے سے بچے کے وقار اور حفاظت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

2 کیا آپ اس تشریحی خاکے کو ایک عنوان دے سکتے ہیں؟ میڈیا اور بڑی تجارت کے بیچ تعلق کے بارے میں اس تشریحی خاکے سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

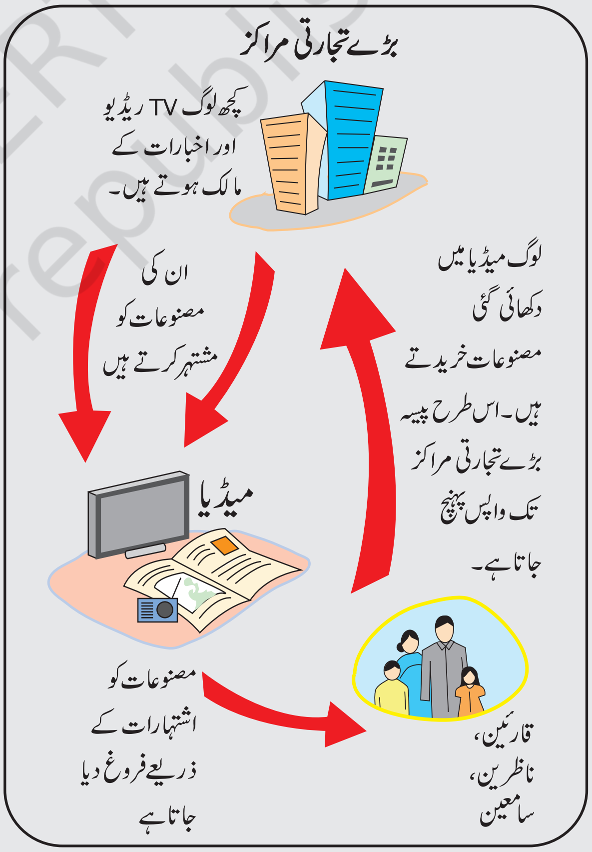

3 کاروباری لوگوں کے ذریعے کمائے گئے منافع اور لاگت کے طور پر مختلف قیمتوں کو نیچے قمیص میں دکھایا گیا ہے۔ نیچے خاکہ دیکھ کر بتائیے کہ قیمت خرید میں کیا کیا چیزیں شامل ہیں۔

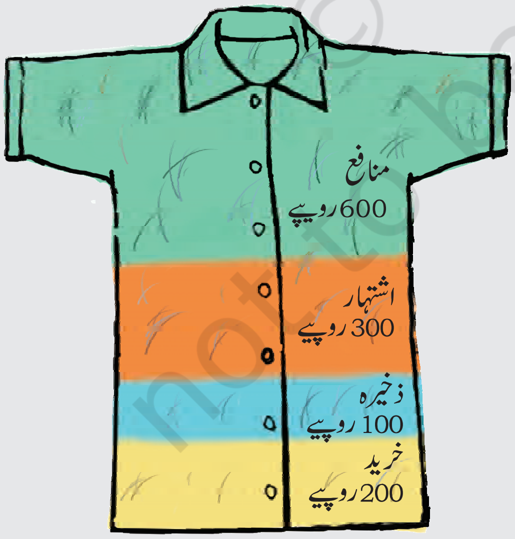

© NCERT not to be republished

جوابات کے بارے میں

چونکہ متعلم سے ان کے اپنے الفاظ میں لکھنے کو کہا جارہا ہے لہٰذا استاد کو بالکل 'صحیح' جواب کی توقع نہیں کرنی چاہیے۔ اس کے بجائے طلبا کو ان کے ذریعے پڑھے گئے سبق کے مواد اور تصور کو سمجھ کر خود سے تحریر کرنے پر ان کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ ان کی فہم، دانشمندانہ دلائل اور کسی خیال کو بیان کرنے کی صلاحیت ہی وہ چیزیں ہیں جس کی جانچ کی جانی چاہیے۔

بہتر یہی ہوگا کہ بہت سے صحیح جوابات کی توقع کی جائے جب کہ طلبا سے کسی خاص کہانی کی صورت حال پر غور کرنے اور اس میں آئے تصورات کو عملی طور پر نافذ کرنے کے لیے کہا جائے استاد کے لیے ایک مشترکہ جانچ کا منصوبہ تیار کرنا بہت اہم ہے جو کہ انھیں صحیح جوابات کا دائرہ اور قطعی طور پر غلط جوابات کے درمیان نشان دہی کرنے میں مدد دے سکے۔

کسی سوال کے جوابات کی وسعت اور غلط جواب سے ہماری کیا مراد ہے۔ ایک مثال کے ذریعے ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

اگر آپ انصاری کی جگہ ہوتے تو پراپرٹی ڈیلر کے اپنا نام
تبدیل کرنے کے مشورے پر کیا رخ اپناتے؟

صحیح جوابات کا دائرہ

''اگر میں وہ انصاری ہوتا تو میں اپنا نام نہ بدلنے کا فیصلہ کرتا کیونکہ اس سے میرے وقار اور عزت نفس کو سخت دھکا پہنچتا۔''	یہ کام مختصر اور صاف جواب ہے جو کہ اچھی سمجھ اور اپنی بات کو پیش کرنے کی صلاحیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔
''اگر میں وہ انصاری ہوتا تو میں اپنا نام نہ بدلتا کیونکہ یہ وہ نام ہے جو کہ میرے خاندان کے ساتھ نسلوں سے جڑا ہوا ہے اور مجھے یہ کہتے ہوئے کبھی اچھا محسوس نہیں ہوتا کہ میں کچھ اور تھا۔''	یہاں متعلم نے لفظ 'وقار' کا استعمال کیا ہے، اس نے مدّعا کو سمجھ لیا ہے وہ اسے اپنے الفاظ میں اس کو بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔
''میں پراپرٹی ڈیلر کے مشورے کو قبول کر کے اپنا نام بدل لوں گا میں ایسا کروں گا کیونکہ میں کرائے کا مکان ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک چکا ہوں۔ مجھے ایسا کرتے ہوئے اچھا تو نہیں لگے گا مگر رہنے کے لیے کسی جگہ کی ضرورت تو ہوگی ہی۔''	بظاہر تو یہ ایک غلط جواب محسوس ہوسکتا ہے چونکہ طالب علم پراپرٹی ڈیلر کے مشورے سے متفق ہے۔ اگر کسی سوال میں رائے دینے کے لیے کہا گیا ہے تو یہ رائے کیسی بھی ہوسکتی ہے۔ اگر طالب علم کسی منطقی دلیل کے ساتھ اپنی رائے پیش کرتا ہے تو یہ جواب صحیح مانا جائے گا۔ اس جواب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس بات کو سمجھ چکے ہیں کہ انصاری خاندان کا وقار اور عظمت متاثر ہو رہا ہے۔

غلط جواب

''اگر میں وہ انصاری ہوتا تو میں اپنا نام تبدیل کر لیتا کیونکہ اس سے میرا وقار مزید بڑھ جائے گا۔''	کتاب میں یہ سوال عزت و وقار کو تسلیم کرنے کے ایک حصے کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ طالب علم انصاری خاندان کے ذریعے برداشت کیے گئے ناروا امتیاز اور بے عزتی کے درمیان تعلق جوڑنے اور ان کے وقار کی محرومی کو سمجھنے میں ناکام رہا ہے۔

© NCERT not to be republished

احتساب (تحصیلی جانچ) کے دوسرے طریقے

ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ طلبا کے جانچ کے آلۂ کار کی حیثیت سے امتحان کے تناؤ کے راز کھولیں بجائے اس کے کہ ہم اعلیٰ درجے سے ہوکر گزرتے ہوئے متبادل جانچ کی مسافت کا انتظار کریں۔ ہمیں طالب عالم کے مڈل اسکول کی مدت میں جانچ کے دوسرے طریقوں پر تجربہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے تحت ہمیں دوسرے طریقوں کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ جن میں سے کچھ مختصراً بیان کیے گئے ہیں—

کھلی کتاب کی مشق (Open-book Exercises): جیسا کہ نام سے ظاہر ہے 'کھلی کتاب' (Open book) ایک عمل ہے جس میں طلبا کو جواب دیتے وقت کتاب سے حوالے لینے کی اجازت دی جاتی ہے۔ کھلی کتاب کی مشقیں بچوں کو 'تفصیلات کو یاد کرنے' کے بوجھ سے بچا کر صحیح جواب ڈھونڈنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ بچوں سے سوال کو ذہن میں رکھ کر متن کے حصے کو دوبارہ پڑھنے کو کہا جائے گا۔ ایسی مشق کے لیے نئے سوالات تیار کرنے ضروری ہیں۔

کھلی کتاب کی مشق کے لیے معیاری سوالات طلبا کے نتیجہ اخذ کرنے، استنباط کرنے اور انداز فکر کو اپنانے کی صلاحیتوں کے مطابق ہونے چاہئیں۔ طلبا کو خود اپنے الفاظ میں سوالوں کے جوابات دینے پر زور دینا چاہیے۔

زبانی استدلال اور فہم: بچے کلاس روم میں شرکت اور بات چیت کے ذریعے کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ تاہم ہمارا موجودہ تعلیمی نظام اکثر و بیشتر اس کو فضول بات "Use less talk" خیال کرتا ہے اپنے ساتھیوں سے سیکھنے اور بولے گئے الفاظ کے ذریعے اپنا اظہار کرنا ہی وہ چیز ہے جس کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ زبانی جانچ کی مشق راستے فراہم کرتی ہے جس کے ذریعے اس کو اہمیت دی جاتی ہے۔ درسی کتاب میں متن کے درمیان کے متعدد سوالات کے جواب زبانی دیئے جاسکتے ہیں۔ اساتذہ کو استدلال سے اس طریقہ کا آغاز کلاس روم سے کرنا چاہیے۔

مشترکہ پروجیکٹ کا کام: مشترکہ پروجیکٹ پر کام طالب علم کی جانچ کرنے کا ایک دوسرا طریقہ ہے۔ اس کتاب میں وال پیپر کی تیاری اسی طرح کی ایک مشق ہے۔ طلبا ان پروجیکٹوں سے بذات خود کیا کیا کرسکتے ہیں ان کی توقعات معقول اور محدود ہونی چاہئیں۔ پروجیکٹ کا کام کلاس روم میں کروانا چاہیے نہ کہ گھر کے کام کے طور پر تھوپ دیں۔ کتاب میں سبق کے آخر میں دیے گئے بہت سے سوالات کو چھوٹے چھوٹے پروجیکٹ میں بدلا جاسکتا ہے۔

احتساب کے یہ طریقے اس نکتے پر زور ڈالتے ہیں کہ سیکھنا ایک مستقل عمل ہے اور یہ عمل بیک وقت کئی طریقوں سے جاری رہتا ہے۔ احتساب کو اس طرح منظّم کرنا چاہیے جو اس عمل کی اہلیت کو بڑھائے اور اس کی حوصلہ افزائی کرے نہ کہ اس کو چھانٹنے کے ایک طریقے تک محدود کر دیا جائے۔

اپنے خیالات کے اظہار اور کسی بھی توضیح کے لیے ہم سے رابطہ قائم کریں: spl_ncert@hotmail.com

© NCERT not to be republished

فہرست

پیش لفظ iii

اساتذہ کے لیے نوٹ vii

احتساب پر ایک نوٹ x

پہلی اکائی: ہندوستانی جمہوریت میں مساوات 1-15

باب 1: مساوات کے بارے میں 4

دوسری اکائی: صوبائی حکومت 16-41

باب 2: صحت عامہ میں حکومت کا کردار 18

باب 3: صوبائی حکومت کیسے کام کرتی ہے 30

تیسری اکائی: جنس/صنف 42-67

باب 4: لڑکوں اور لڑکیوں کی حیثیت سے نشوونما 44

باب 5: عورتوں نے بدل ڈالی دنیا 54

چوتھی اکائی: میڈیا اور ایڈورٹائزنگ 68-91

باب 6: میڈیا کو سمجھنا 70

باب 7: ایڈورٹائزنگ یا اشتہار کاری کو سمجھنا 80

پانچویں اکائی: بازار 92-122

باب 8: ہمارے اطراف کے بازار 94

باب 9: بازار میں ایک قمیص 104

باب 10: برابری کے لیے جدوجہد 114

حوالے 123

© NCERT not to be republished